سے بڑا فائدہ اسی صوبے کو ہوگا۔ نیز بڑے آبی ذخائر کی تعمیر پورے ملک کے مستقبل قریب کو سہارا دینے کے لیے ضروری ہے۔ ظاہر ہے جہاں بڑا فائدہ ہوگا وہاں جزوی طور پر کچھ نقصانات بھی ہوں گے۔ مگر صوبہ سندھ اور سرحد کے سیاسی لیڈر اپنے اپنے صوبے سمیت پورے ملک کے بہت بڑے فائدے کی خاطر چھوٹی سی قربانی دینے پر آمادہ نہیں !!

طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہی لیڈر بڑے فراخ دلانہ انداز میں بھاشا وسکردو ڈیم بنانے کی تجویز دے رہے ہیں۔ حالانکہ بھاشا ڈیم سے شمالی علاقہ جات ضلع دیامر کا 120 مربع کلومیٹر ایریا زیر آب آئے گا، ادھر سکردو ڈیم سے بلتستان کا دارالحکومت سکردو اور زرخیز ایریا شگر ویلی ڈوب جائے گی۔ شمالی علاقہ جات کے محب وطن عوام تو پاکستان کے بقا کی خاطر مشروط ہی سہی' یہ قربانی بھی دیں گے۔ جس طرح آزادی حاصل کر کے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط الحاق کر دیا تھا۔ مگر جن صوبوں کے مجموعے کا نام ''پاکستان'' ہے، وہ تو رائلٹی میں اضافے کے لیے دہشت گردی سے باز نہیں آتے اور اس شمالی علاقہ جات سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جسے تا حال شہری و جمہوری حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ نہ اس کی تاریخی وجغرافیائی حیثیت کے پیش نظر آزاد کشمیر اسمبلی میں نمائندگی دی جاتی ہے، نہ ہی غیر مشروط الحاق کے صلے میں مملکت پاکستان میں باقاعدہ شامل کیا جاتا ہے۔ اسی جذبہ قربانی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دریائے سندھ کی رائلٹی سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ فائدہ ایک کے کھاتے میں، نقصان دوسرے کے کھاتے میں ڈالنا انصاف کی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں صبر وشکر کی توفیق بخشے، حکومت کو عدل وانصاف کا حوصلہ عطا کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو استحکام کی دولت سے مالا مال کر دے۔ آمین

✿✿✿✿✿✿✿

پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد ابا بطین انتقال کر گئے

توحید وسنت کی شمع ہدایت کے نور سے منور، علم وعمل سے سرفراز لوگ گلستان رشد وہدایت کی آبیاری کے لیے چمنستان قرآن وحدیث کے باغبان بن کر سرپرستی کرنے، تعاون کرنے، تجاویز پیش کرنے اور دعائے خیر سے نوازنے کی سعادت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ ﴿ذلک فضل الله يؤتيه من يشآء والله ذو الفضل العظيم﴾

اسی فضل عظیم کی دولت سے مالا مال اہل احسان واخلاص میں سے ایک عظیم تر شخصیت 30 نومبر 2005ء کو دنیائے فانی سے سدھار گئی۔ ﴿انا لله وانا اليه راجعون﴾ جناب ڈاکٹر احمد محمد ابا بطین جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية الرياض کے پروفیسر اور مشہور مبلغ تھے۔ معاشرتی بیماریوں کے علاج میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ تمام تر آسائشوں کے باوجود اتنی سادہ زندگی گزارتے کہ انہیں دیکھ کر اہل اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آپ کی مبارک مجلس میں بڑے بڑے لوگ بات کرنے سے ہچکچاتے